REGD. NO P. 67
رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۴۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ۔
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ "
ممالکِ غیر -/۸ "
فی پرچہ:- ۱۵ نئے پیسے

۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء	۲۴ رجب ۱۳۸۵ھ	۱۸ نبوت ۱۳۴۴ ہش

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ بشرح صدر دین کی خدمات کی توفیق دے۔ اور سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

قادیان ۱۴ نومبر۔ کل مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء معزز مہمان مکرم عبدالرب صاحب سوکیا نے بزبان انگریزی وہاں کے ایمان افروز تبلیغی حالات سنائے۔ موصوف کی تقریر کے بعد اس کا اردو ترجمہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے سنایا۔ جلسہ کی صدارت جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے فرمائی (مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں درج کی جائے گی)

قادیان ۱۶ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمدللہ

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال اور خلافتِ ثالثہ کے قیام کے متعلق

قادیان میں ایک اہم تاریخی جلسہ

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ قادیان

قادیان دارالامان ۱۱ نومبر۔ مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں کے تذکرہ اور خلافتِ ثالثہ کے قیام کے متعلق ایک عظیم الشان تاریخی اور تربیتی جلسہ منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی عمل میں آئی۔ جس کا آغاز سوا دس بجے صبح تلاوت قرآن مجید (سورۂ نور ع) سے ہوا جو مکرم حافظ اللہ دین صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں موت و حیات کا سلسلہ جاری ہے۔ جب ایک دنیاوی سربراہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کے خاندان یا قوم کا فرد اس کا جانشین ہوتا ہے مگر روحانی نظام میں یہ ضروری نہیں کہ پہلے سربراہ کا جانشین اسی کے خاندان سے ہو۔ آپ نے بتایا کہ آج کا جلسہ خلافتِ ثانیہ کے کارناموں اور خلافتِ ثالثہ کے قیام کے بیان کے سلسلہ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ مگر یہ جلسہ تبھی مفید ہو سکتا ہے کہ اس میں بیان کردہ باتوں پر عمل کیا جائے۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر سوانح اور حضور کے ذریعہ استحکامِ خلافت

پہلی تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے مندرجہ بالا عنوان پر فرمائی۔ جس میں بیان کیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی کہ عنقریب تیری نسل میں سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بہت سی صفات کا حامل اور ایک عظیم الشان وجود ہوگا چنانچہ حضور کی زندگی کا ایک ایک دن اس امر پر شاہد تھا کہ حضور ان صفات اور پیشگوئیوں کے مصداق تھے۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مندرجہ صفات کے مطابق حضور قدرتِ خداوندی اور رحمت اور قربت الٰہی کا نشان تھے۔ سراپا فضل و احسان تھے۔ فتح و ظفر کی کلید تھے۔ حضور کے ذریعہ بہت سے روحانی مردے زندہ ہوئے۔ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ حضور کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ حضور نے دنیا کو قرآن مجید کی تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج دیا۔ اور حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ ظاہر ہوا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجیہہ صورت اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب تھے۔ بڑے بڑے عالم اور سیاستدان حضور سے مرعوب ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق حضور کے زمانہ میں احمدیت کو جلد جلد ترقی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا سایہ حضور کے سر پر تھا۔ مخالفت کی کئی لہریں آئیں مگر مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مضبوط چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم چودھری صاحب نے بیان کیا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین تھا کہ محمود ہی مصلح موعود ہوگا۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ اس کو عذاب پڑھاتے گا۔ چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ خداداد علم و عرفان کے دریا آپ کے لبوں پر جاری تھے۔ خلافتِ اولیٰ کی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کامل اطاعت کی۔ اور اپنے زمانہ میں اُٹھنے والے فتنوں مثلاً فتنہ مستریاں۔ فتنہ احرار۔ فتنہ مصری سب کا خوب قلع قمع کیا۔ تقسیم ملک کے وقت جماعت کی رہنمائی جماعت کے لئے ایک نئے مرکز ربوہ کا قیام حضور کے شاندار کارناموں میں سے ہیں۔ تبلیغِ اسلام بخصوصہ کو اپنی جان سے عزیز تھی۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں اپنے علاج کے لئے یورپ تشریف لے جانے کے موقعہ پر حضور نے یورپ میں تبلیغِ اسلام کے کام کو زیادہ منظم اور شاندار بنانے کی ہدایات دیں۔ تقریر کے آخر میں مقرر نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۹۵۹ء کی: مودہ وصیت سے اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور رضی نے جماعت کو خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند رکھنے اور توحیدِ الٰہی کے قیام کی وصیت فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ جماعت کی اعلیٰ تنظیم اور تربیت

کے موضوع پر اپنی تقریر کا آغاز قرآنی آیت وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ... الیٰ قولہ تعالیٰ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا کی تلاوت سے کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی روحانی فوج کے سپہ سالار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو فتح و ظفر کی کلید قرار دیا۔ اور غیر معمولی تنظیمی صلاحیتیں آپ کو عطا فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے ایک قابل جرنیل کی طرح جماعت کو ایسا منظم فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایک سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح بن گئی۔ اور شدید سے شدید مخالفت بھی اس کا بال بیکا نہ کر سکی۔ بلکہ ہر آن اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی ڈالی جا چکی تھی۔

(باقی صفحہ نمبر ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی تقریر کا اقتباس

حضرت مصلح موعودؓ کے عزائم

جو خدا کے فضل سے پورے ہوئے

"پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے ایسا اُنس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے۔ میں جب دیکھتا تھا۔ اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں میں نہیں سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش اُنس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پرانا رہا ہے۔ غرض اسی جوش اور خواہش کی بنا پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ

میرے ہاتھ سے تبلیغِ اسلام کا کام ہو

اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ غرض تبلیغ کے کام سے مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ سب دُنیا ایک مذہب پر جمع نہیں ہو سکتی اور یہ بھی سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کو نہیں کر سکے اور کون ہے جو اسے کر سکے یا اس کا نام بھی لے سکیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خادم اور غلام توفیق دیا جاتا ہے کہ ایک حد تک تبلیغ اسلام کے کام کو کرے تو یہ اس کی اپنی کوئی خوبی اور کمال نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام ہے۔ میرے دل میں تبلیغ کے لئے اتنی تڑپ تھی کہ میں حیران تھا۔ اور سامان کے لحاظ سے بالکل قاصر۔ پس میں اس کے حضور ہی جھکا اور دعائیں کیں اور میرے پاس تھا ہی کیا؟ میں نے بار بار عرض کی کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت نہ کوئی جماعت ہے نہ کچھ اور ہے جس سے میں خدمت کر سکوں۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اُس نے میری دعاؤں کو سُنا اور آپ ہی سامان کر دیئے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ۔

پس آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چُن لیا۔ اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے۔ جو اس نے مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھ کر میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا۔ اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھا دے گا۔ اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دُنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی۔ اور **قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔**

کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہوگا۔

اب تم یہ تو سمجھ سکتے ہو کہ میری دلچسپی تبلیغ کے کام سے آج پیدا نہیں ہوئی۔ اس حالت سے پہلے بھی جہاں تک مجھے موقعہ ملا۔ مختلف رنگوں اور صورتوں میں تبلیغ کی تجویزیں کرتا رہا۔ وہ جوش اور دلچسپی جو فطرتاً مجھے اس کام سے تھی۔ اور اس راہ کے اختیار کرنے کی جو بے اختیار کشش میرے دل میں ہوتی تھی اس کی حقیقت کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے کام میں داخل تھا۔ ورنہ جب تک۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فطرتی جوش اس کے لئے میری روح میں نہ رکھ دیا تھا۔ میں کیونکر اسے سرانجام دے سکتا تھا۔ اب میں آپ سے مشورہ چاہتا ہوں کہ تبلیغ کے لئے کیا کیا جائے۔

میں جو کچھ اس کے متعلق ارادہ رکھتا ہوں وہ میں بتا دیتا ہوں مگر تم سوچو اور غور کرو کہ اس کی تکمیل کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اور ان تجاویز کو عملی رنگ میں لانے کے واسطے کیا کرنا چاہیئے۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں۔ اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں گے غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے کہ یہ میرا کام ہے کہ تبلیغ کروں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے۔ اور بہت کچھ چاہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آوے گا میرا قادر خدا ہے جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے وہی مجھ کو عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دے گا کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو وہ آپ ہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے، بہت آدمیوں کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے خزانوں میں کس چیز کی کمی ہے کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے تماشے دیکھ نہیں چکے یہ جگہ جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اس کے مامور کے باعث دُنیا میں شہرت یافتہ ہے اور جس طرح پر خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپیہ اس کے کاموں کی تکمیل کے لئے اس نے آپ بھیج دیا۔ اس نے وعدہ کیا تھا ینصرک رجال نوحی الیھم تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس میں جبکہ جانتا ہوں کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے یہ اسی کا کام ہے اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا خدا نے خود دیا ہے تو وہ ان رجال کو وحی کرے گا جو مسیح موعود کے وقت وحی کئے جاتے تھے۔

پس میرے دوستو! روپیہ کے معاملہ میں گھبرانے اور فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ وہ آپ سامان کرے گا۔ آپ ان سعادت مندروحوں کو میرے پاس لائے گا جو ان کاموں میں میری مددگار ہوں گی۔

میں خیالی طور پر نہیں کامل یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ ان کاموں کی تکمیل و اجراء کے لئے کسی محاسب کی تحریکیں کام نہیں دیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود سے خود وعدہ کیا ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیھم تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم وحی کریں گے پس ہمارے محاسب کا عہدہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ روپیہ دینے کی تحریک ہم خود لوگوں کے دلوں میں کریں گے ہاں جمع کا لفظ استعمال کر کے بتایا کہ بعض انسان بھی ہماری اس تحریک کو پھیلا کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ پس خدا آپ ہی ہمارا محاسب اور محصل ہو گا۔ اسی کے پاس ہمارے سب خزانے ہیں۔ اس نے آپ ہی وعدہ کیا ہے ینصرک رجال نوحی الیھم پھر ہمیں کیا فکر ہے؟ ہاں ثواب کا ایک موقعہ ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔

تبلیغ کے سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا گاؤں باقی نہ رہے جہاں ہماری تبلیغ نہ ہو۔ ایک بھی بستی باقی نہ رہ جاوے جہاں ہمارے مبلغ پہنچ کر خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کا پیغام نہ پہنچا دیں اور خوب کھول کھول کر اُنہیں سنا دیں۔ یہ کام معمولی نہیں اور آسان بھی نہیں ہاں اس کو آسان بنا دینا اور معمولی کر دینا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم لوگوں کو منوا دیں۔ البتہ یہ کام ہمارا ہے۔ اور ہونا چاہیئے کہ ہم انہیں حق پہنچا دیں۔ وہ مانیں یا نہ مانیں یہ ان کا کام ہے۔ وہ اگر اپنا فرض پورا نہیں کرتے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم بھی اپنا فرض پورا نہ کریں۔"

(منصب خلافت صفحہ ۱۹ تا ۱۹)

جلسہ سالانہ قادیان اور بھارت کے احمدیوں کی ذمہ واری

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے کہ ہمارے بھارت اور پاکستان کے مابین جنگ کے بعد سے مسلسل کشیدگی کے باعث امسال جلسہ سالانہ قادیان میں پاکستان سے کسی احمدی کی شرکت ممکن نہیں۔ ان حالات میں صرف بھارت کے ہی وہ خوش نصیب احمدی ہیں جنہیں اس سال قادیان کی مقدس اور بابرکت بستی میں شرکت کا موقعہ حاصل ہے۔ سوان پر یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے کہ وہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کریں اور حتی الوسع کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ رہ جائے جس سے کوئی نہ کوئی فرد جلسہ سالانہ میں شرکت نہ کر رہا ہو جس جگہ جماعت تھوڑی تعداد میں ہو اور باوجود پوری کوشش کے اس کے ہر احمدی گھرانے میں سے ایک فرد کا آنا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایسی ساری جماعت مل کر ہی اپنا ایک نمائندہ بھجوائے تا وہ جلسہ سالانہ قادیان کے بارہ میں اس سال اپنی دہری ذمہ واری سے کسی حد تک عہدہ برآ ہو سکے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ملکی حالات معمول پر آ چکنے کے باعث قادیان تک سفر آمد و رفت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ یا پریشانی والی صورت باقی نہیں رہی اور اب ہندوستان کے بعض دوسرے حصوں سے احباب بیوی بچوں سمیت بغیر کسی پریشانی کے سفر کر کے قادیان آ رہے ہیں اسلئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست بیوی بچوں سمیت آ سکتے ہوں وہ بلا خوف و خطر بیوی بچوں کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آئیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ حالات بہت بہتر ہیں اور ماہ ستمبر میں عارضی طور پر اس علاقہ میں گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت معطل ہونے سے جو صورت پیدا ہو گئی تھی وہ اب ختم ہو چکی ہے اور حسب معمول گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت جاری ہو چکی ہے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے نئے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ پر باہر سے آنیوالے دوستوں کی سہولت کیلئے امرتسر اور قادیان کے سٹیشنوں پر باقاعدہ ہماری طرف سے قیام کا انتظام ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں اس موقعہ پر کسی قسم کی پریشانی پیش نہیں آئے گی۔ البتہ سفر کو بہتر رنگ میں گذارنے کیلئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنی سیٹیں بک کروانے کی فکر کریں کیونکہ جلسہ سالانہ میں اب بمشکل تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں اور گاڑیوں میں سیٹیں بک کروانے کیلئے محکمہ ریلوے میں دس پندرہ روز پہلے اس کے لئے کارروائی ہونی ضروری ہے اسکے علاوہ یہ بھی کوشش کی جائے کہ آس پاس کے علاقوں کی جماعتوں کے احباب اکٹھے پروگرام طے کر کے سفر کریں تا ایکدوسرے کی باہمی امداد و تعاون سے سفر بہتر رنگ میں طے ہو سکے۔

اس للّٰہی سفر میں اگر کسی دوست کو چنداں تکلیف بھی اُٹھانی پڑے تو اس کو خوش بختی سمجھیں کیونکہ جسقدر تکلیف اُٹھا کر دوست محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس جلسہ میں شرکت کا اہتمام کرینگے اسیقدر وہ فضلوں اور انعامات کے وہ اپنے خدا تعالیٰ کے حضور ثواب کے مستحق ٹھہریں گے۔

ان غیر معمولی حالات میں محض خدا تعالیٰ کی خاطر اس جلسہ میں شمولیت کی جہاں بھارتی احمدیوں پر دوہری ذمہ واری ہے وہاں پر اُنکے لئے ان حالات میں یہ امر دوہرے اجر اور ثواب کا بھی موجب ہوگا۔

جلسہ سالانہ کے مقدس اور بابرکت ایام سال میں ایک بار آتے ہیں جنہیں خاص اجتماعی دعاؤں اور عبادات کے مواقع میسر آتے ہیں [illegible] کو پانیکے لئے ایک خاص روحانی سماں پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی تائید و تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اسکی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملینگی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالوں کے حق میں دعا فرماتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو ...... اے خدائے ذوالمجد

و العطار اور رحیم اور مشکلکشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھی کو ہے۔ آمین۔ ثم آمین"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس مبارک ہے وہ شخص جو اس موقعہ اور حالات میں مرکز سلسلہ میں حاضر ہوتا اور اپنی روح کی صفائی کے سامان کرتا ہے۔ اور اپنے لئے ایسا زادِ راہ تیار کرتا ہے جو آخرت میں اس کے کام آئے۔ اور ابدی خوشی اور مسرت کا باعث بنے۔

خاکسار:۔
مرزا وسیم احمد ۹/۱۱/۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر

ہندوستانی اخبارات کے نوٹ

(۱) اخبار روشنی سرینگر کا نوٹ

اخبار روشنی سرینگر ۱۱ر نومبر میں بعنوان "آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اولین صدر جناب مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی وفات حسرت آیات" کے تحت حسب ذیل نوٹ شائع ہوا:۔

"ہم نے یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ۸ر نومبر کی صبح کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد و مہدی چہاردہم کے فرزند تھے اور ایک جید عالم و دور اندیش مفکر تھے تحریر کرنے میں شاید ہی کوئی آپ کا ثانی تھا۔ یہاں تک کہ "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "اسلام کا نظام نو" جیسے دقیق موضوعات پر ایک ایک ہی صحبت میں جو تقاریر ہوئیں وہ کتابی صورت میں شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔ آپ کے عالم و فاضل ہونے کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس سر ظفر اللہ خان صاحب بھی آپ کے مریدین میں ہیں اور انہی کے الفاظ میں آپ کی ذات صفاتِ حسنہ کا ایک ایسا دلکش مجموعہ پیش کرتی ہے جس کا ایک شخص کے وجود میں ہونا نادر ہے۔۔۔۔ ظاہری اور باطنی علوم کا سرچشمہ بھی ہیں۔ آپ تخیل اور عمل کے میدانوں کے یکساں شہسوار ہیں۔ آپ کی زندگی کا بہت سا حصہ ذکر و فکر میں گذرتا ہے لیکن میدان عمل میں آپ ایک دلاور اور جری قائد بھی ہیں"۔ لیکن افسوس! آپ بھی وہیں چلے گئے جہاں ایک نہ ایک دن سبھوں نے چلنا ہے۔

جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ہر کشمیری دل سے مداح ہے کیونکہ تحریک حریت کشمیر میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ۱۹۳۱ء میں جب تحریک کشمیر شروع ہوئی تو آپ ہی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اولین صدر تھے اور یہ آپ ہی کی کوششوں کا ثمرہ تھا کہ تحریک پروان چڑھی اور اس کا غلغلہ چار دانگ عالم میں ہوا۔ باوجود اس امر کے کہ ہم آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہیں پھر بھی آپ روشنی کے آغاز ہی سے ۱۹۵۸ء تک برابر اس کا شوق سے مطالعہ فرماتے تھے۔

آپ کی ولادت ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی تھی ۱۹۴۸ء میں قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد آپ نے ضلع جھنگ میں "ربوہ" کے نام سے ایک نئی بستی بسائی تھی۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے آپ بیمار تھے۔ اور بالآخر داعیٔ اجل سے جا ملے۔ آپ کی تجہیز و تکفین اطلاع کے مطابق ۹ر نومبر کی صبح کو ربوہ ہی میں عمل میں لائی گئی ملک بھر ہی میں نہیں بلکہ دنیا بھر کے سارے ممالک میں جہاں جہاں جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کے تن ہیں آپ کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھا گیا۔ اس المناک حادثہ میں ہم آپ کے فرزند جناب مرزا وسیم احمد صاحب ناظر امور عامہ دوسرے متعلقین اور افراد جماعت سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو سایۂ رحمت میں جگہ دے۔ آمین"۔

(۱) مدیر صاحب روشنی کا شکریہ جنہوں نے محترم صاحبزادہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و نظارت تعلیم ہیں (بدر)

خلافت ثالثہ اور اس کے متعلق الٰہی بشارات

(از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

یہ ضروری نہیں کہ نبی یا خلیفہ کے متعلق پہلے سے بشارات موجود ہوں ہم دیکھتے ہیں کہ کئی نبی ایسے گذرے ہیں جن کے متعلق کوئی بشارات یا پیشگوئی موجود نہ تھی اس بناء پر ان کی نبوت یا خلافت پر کوئی حرف نہیں آتا اور نہ ہی ان کے پایہ یا قدر و منزلت میں کوئی کمی واقع ہو سکتی ہے آدم علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے اور برحق نبی تھے مگر ان سے قبل کوئی پیشگوئی ان کی نبوت کے متعلق موجود نہ تھی جس میں کسی طرح سے کوئی پہلے خبر دی گئی ہو

باوجود اس امر کے یہ خوشی کی بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بعد آنے والے بعض خلفاء کے متعلق پہلے سے کثیر بشارتیں اور خوشخبریاں موجود ہیں جن میں نبوت یا خلافت کے متعلق بعض قسم کی علامات بھی بتائی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے ان کی نبوت یا خلافت کو پہچاننا لوگوں کے لئے آسان ہو گیا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایسا کر کے لوگوں کے لئے سہولت پیدا کر دی ہے مگر افسوس ہے کہ بعض طبقات نے پھر بھی ان خبروں اور دی گئی علامات سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی شدید مخالفت کی اور اس مخالفت پر شدید اصرار کیا اور نہ صرف اسی قدر بلکہ ان کی توہین کے درپے ہو کر اپنے لئے ہدایت کا راستہ بند کر لیا۔ یہود نے باوجود کئی قسم کی بشارتوں و علامات کے مسیح کو نہ صرف رد کر دیا بلکہ صلیب پر مارنے کی کوشش کی تا وہ کسی طرح جھوٹے ثابت ہو سکیں۔ یہی حال عیسائیوں کا رہا۔ انہوں نے باوجود آنحضرت صلعم کو پہچاننے کے رد کر دیا۔ اور ان پیشگوئیوں کی کوئی قدر نہ کی۔ اور ان کو پس پشت پھینکتے ہوئے شدید مخالفت اور توہین کا راستہ اختیار کر لیا جو سینکڑوں سال سے کروڑوں کتابیں حضور کی ہجو میں شائع کر چکے ہیں اور تا حال بس نہیں کی بلکہ یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔

ہمارے دیگر مسلمان بھائیوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کثیر بشارتوں و پیشگوئیوں و علامات کے باوجود ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور یہود اور نصاریٰ کے نقش قدم پہ قدم مارا اور اپنے آپ کو صداقت سے دور پھینک دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مصلح موعود کا ظہور ہوا۔ ان کے متعلق بھی بڑی کثرت سے خبریں و پیشگوئیاں دی گئی تھیں اور انکے پیدا ہونے سے قبل اور ظہور سے پیشتر مخالفین کی مخالفت کی وجہ سے ہر قسم کی وضاحت الہامات میں اور حضور کے بیانات میں موجود تھی۔ مگر مخالفین اور خود جماعت کے ایک طبقہ نے یہ سب کچھ جان کر اور اسے مان کر بھی اس سے نہ صرف علیحدگی اختیار کر لی بلکہ شدید مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اور پورے زور کے ساتھ ان کے متعلق صداقت کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی اور متواتر اور لگاتار اس کے خلاف جد و جہد جاری رکھی

مگر ان سب کو اپنے اپنے وقت میں اپنی مساعی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور وہ صداقت ظاہر ہو کر رہی۔ اور ماننے والوں نے بنا اور فائدہ اٹھایا جائے۔ مخالفین نے اپنی مخالفت کی وجہ سے یا تو اپنی ہی بدبختی پر مہر لگائی یا اپنے ہی ہم خیال لوگوں کو ورغلاتے۔ مگر حق کا بول بالا ہوا۔ اور خدا کی منشا پوری ہو کر رہی۔ روشنی دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

یہی حال اب خلافت ثالثہ کے لئے بھی پہلے سے پیشگوئیاں و بشارتیں موجود ہیں۔ اور وہ چھپی ہوئی ہیں۔ کوئی مخفی چیز نہیں جو لوگوں کو معلوم نہ ہو سکے اور حق کے مشتبہ ہونے کا کوئی ایک فیصدی بھی امکان ہو۔ مگر مخالف اپنی بدنصیبی کی وجہ سے یہاں بھی حق و صداقت سے محروم رہ گئے بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس سے محروم کرنے کے لئے پورا زور صرف کریں گے مگر جس طرح ان سے پہلے مخالف و معاند اپنے مقصد میں ناکام و نامراد رہے یہ بھی سخت ناکامی کا منہ دیکھیں گے اور خدا کی مقرر کردہ خلافت اسی طرح کامیاب و کامران ہوگی جس طرح پہلے نبیوں و خلیفوں کے وقت کامیاب ہوتی رہی ہے۔ دیکھنے والے دیکھیں گے کہ انکو کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد ملتی اور انکی نصرت و تائید و حمایت کے لئے خدا تعالیٰ غیر معمولی سامان پیدا کرتا ہے یقیناً وہ اپنے وعدوں کے مطابق ان کو عظیم الشان کامیابیوں و فتوحات سے مالا مال کرے گا اور اسی سلسلہ کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ ان کے ذریعہ سے پھیلائے گا اور مستحکم سے مستحکم کرتا چلا جائے گا تا آنکہ وہ اپنے عروج و کمال کا دائرہ پورا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مخالفتوں کا ہونا بھی ضروری ہے آدم اور ابلیس کے واقعہ قرآنی ذکر نے اسے ضروری قرار دیا ہے۔ ہر آدم کے ساتھ شیطان بھی لگا ہوا ہے ہر خلیفہ اپنے

وقت کا ایک آدم ہوتا ہے اس لئے اُنکے ساتھ جہاں خدائی تائیدات شامل حال ہوتی ہیں وہاں مخالف قوتیں بھی اپنا زور دکھاتی ہیں مگر انکے حصہ میں سوائے ناکامیوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

اب میں وہ بشارتیں اور پیشگوئیاں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں جن کا تعلق خلافتِ ثالثہ سے ہے اور وہ اپنے سے جماعت کے لٹریچر میں شائع ہو چکی ہوئی ہیں اور جماعت کے علم میں آ چکی ہوئی ہیں۔

(۱) پہلی بشارت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔"

(تریاق القلوب سنہ ۱۸۹۹ء)

اس عبارت میں ایک خاص لڑکے کی بشارت کے ساتھ فی الجملہ اولاد کے متعلق وعدہ موجود ہے اب تک تو اولاد میں سے صرف ایک ہی فرد خلافت کے ذریعہ نمایاں ہوا تھا اس کے بعد دوسروں میں سے بھی کسی کی باری ضروری ہے۔ جو ان میں سے اس وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے فرد کو بھی چن لیا ہے اور اس پر جماعتی رنگ میں بھی ذمہ داری کی ادائیگی ڈال دی ہے۔ مگر باقی اولاد بھی عمومی رنگ میں اس فرض کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار ہے یہ خصوصی اور عمومی رنگ کی ذمہ داری چلتی چلی جائے گی تا وقتیکہ احمدیت کا عروج اور کمال انتہاء کو پہنچ جائے اس طرح حضور کی اولاد میں سے خلفاء خصوصی رنگ میں اور باقی اولاد عمومی رنگ میں ان نوروں کو پھیلانے کا موجب بنے گی پس تیسرا خلیفہ جو اب خدا نے کھڑا کیا ہے اس کی خبر اس تحریر کے اندر موجود ہے۔

(۲) دوسری بشارت مصلح موعود کے متعلق ۲۰ر فروری سنہ ۸۶ء والے الہام میں مظہر الحق والعلاء بھی ایک پیشگوئی ہے یہ الہام مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد بھی ہوتا رہا ہے تکرار الہام سے اہل پیغام نے یہ سوال کھڑا کر دیا کہ اگر مصلح موعود کی پیدائش ہو چکی تھی تو پھر اس الہام کے تکرار کی ضرورت ہی کیا تھی اس الہام کا بار بار ہونا بتاتا ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش ابھی نہیں ہوئی بلکہ وہ آئندہ چوتھی صدی میں پیدا ہوگا مگر ان کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے میعاد خود الہام نے معین کر کے نو سال تک بتا دی تھی۔ اس لئے اس الہامی میعاد میں اس کا پیدا ہونا ضروری تھا خدا نے

. . . .

. . . . . . اس الہامی میعاد کو بھی منسوخ نہ فرمایا تھا اور نہ ہی حضرت اقدس نے کبھی اسے تبدیل کیا تھا بلکہ اسے اس کی پیدائش تک دہراتے چلے گئے اور بار بار لکھا کہ مصلح موعود اپنی مقررہ نو سالہ میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا محال ہے سو اس کے مطابق مصلح موعود اس نو سالہ الہامی میعاد کے اندر چوتھے سال سنہ ۸۹ء میں پیدا ہو گیا۔

اس سے واضح طور پر یہ ظاہر ہو گیا کہ اس کے بعد بار بار ہونے والا الہام مظہر الحق والعلاء صرف ایک ہی فرد نہیں بلکہ اسکے سوا اور بھی افراد اس کا مظہر ہونگے اور کم از کم یہ کہ اسکے بعد ایک اور مظہر الحق والعلاء ضرور آنے والا ہے اور وہ بھی ہو سکتا ہے جو مصلح موعود خلیفہ ثانی کے بعد تیسرا خلیفہ بننے والا تھا۔

جس طرح مصلح موعود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کا تتمہ ہے اسی طرح وہ بھی ایک تتمہ کی صورت رکھتا ہے اور اگر یہ کہہ دوں کہ جتنی دفعہ یہ الہام ہوا ہے اتنی ہی دفعہ مظہر الحق والعلاء بھی پیدا ہوگا تو یہ بات قطعاً مستبعد نہیں بالخصوص اس وجہ سے کہ احمدیت کا عروج اور کمال تین صدیوں کے آخر تک متوقع ہے لہذا اس وقت تک جس قدر خلفاء ہونگے وہ مظہر الحق والعلاء بھی ہونگے اور ان کے ذریعہ یہ سلسلہ ودن دونی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے۔ پس خلیفہ ثالث کی خلافت اس بار بار ہونے والے الہام کی یقیناً مصداق ہے بعض اوقات ایک الہام بار بار ہوتا ہے اور اس میں پچھلے ہی کسی امر کی تاکید ہوتی اور اس پر زور دیا جاتا ہے۔ مگر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک الہام بار بار ہوتا ہے اور ہر دفعہ وہ کسی نئے امر کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ایک سے زیادہ دفعہ پورا ہوتا ہے اس لئے اس بعد والے الہام سے ہم مصلح موعود کے علاوہ مصداق مراد لے سکتے ہیں اور اس کے لئے کوئی روک نہیں نہ کوئی امر اس کے آگے مانع ہے بالخصوص جبکہ دوسرے الہامات اس کی تائید میں موجود ہیں۔

(۳) تیسری بشارت جو ان سے بھی پہلے کی ہے جو طالمود میں آئی ہے۔ طالمود جو یہود کی احادیث کا مجموعہ ہے اس کا خلاصہ انگریزی زبان میں ایک شخص جوزف برکلے نامی انگریز نے شائع کیا ہے اس طالمود میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے اور اس مصلح موعود کے ذکر کے ساتھ ہی ایک خاص پوتے کی بھی بشارت دی گئی ہے جو اس مصلح موعود کے بعد آنے والا ہے اس میں لکھا ہے کہ :-

"It is also said That He (The Messiah) Shall die and His Kingdom descend to His Son and grand son"

(طالمود مؤلفہ جوزف برکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۷۸ء)

یعنی یہود میں ایک یہ بھی روایت ہے کہ مسیح (موعود) اپنی (بعثت کے بعد) وفات پائیں گے اور ان کی روحانی بادشاہت ان کے بیٹے اور پھر پوتے کو ملے گی۔

اس حوالہ سے کئی باتیں ظاہر ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حکومت خاص پوتے تک پہنچے گی یعنی بیٹا وہ اصل مصلح موعود ہے بلکہ ایسا فرزند بیٹا جو کسی وقت چوتھی صدی میں پیدا ہوگا جس کا پوتے ... ضروری ہے نہ کہ آئندہ کسی دور کے زمانہ میں چوتھی صدی وغیرہ میں دوسری بات یہ ظاہر ہے کہ اس خاص بیٹے کے بعد وہ حکومت پوتے کے سپرد ہوگی۔ واقعات نے اس امر کی تصدیق کر دی کہ اس خاص بیٹے کے بعد . . . .

. . . .

. . . . . آنے والا یہ تیسرا خلیفہ ہے جو مسیح موعود کا پوتا ہے۔

(۴) چوتھی بشارت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک خاص بیٹے اور پوتے کے متعلق الگ الگ بشارت ملی تھی جس کا ذکر حقیقۃ الوحی اور تذکرہ صفحہ ۶۴۶ پر ہے یہ بشارت آپکو سنہ ۱۹۰۶ء میں ملی تھی جو درج ذیل ہے۔

ترای نسلاً بعیداً انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ انا نبشرک بغلام نافلۃ لک۔

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جو مظہر الحق والعلاء ہوگا۔ اور ہم تجھے ایک اور لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

یہ بشارت طالمود والی بشارت کے عین مطابق ہے وہاں بھی ایک خاص بیٹے اور خاص پوتے کا ذکر ہے اور یہاں الہام میں بھی ایک خاص بیٹے اور خاص پوتے کا ذکر ہے۔ یوں کئی بیٹوں و پوتوں کی بشارت ہے اور نسل کے کثرت سے ملکوں میں پھیلنے کی پیشگوئی ہے مگر یہ بیٹا خاص بیٹا ہے اور پوتا بھی خاص پوتا۔ اب اس پوتے کا ظہور اپنے وقت پر ہو گیا ہے اور اس کی تعیین ہمارے سلسلہ میں ہو گئی ہے۔ یہ خاص بیٹے اور خاص پوتے کی بشارت ... [illegible] ... اور ان دو کے ... [illegible] ... بتایا گیا ہے کہ آپ کے بعد ہونے والے خلفاء میں سے یہ دونوں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان کے زمانہ میں جماعت کو خاص طور پر استحکام و ترقی حاصل ہوگی اور ان کا زمانہ خاص برکات کا حامل ہوگا اور اس دور میں خلافت کو کامل طور پر استحکام حاصل ہو جائے گا۔

(۵) پانچویں بشارت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں دو قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ پہلے خدا کی ایک مجسم قدرت ہوتا ہے اور پھر خدا کی دوسری قدرت جو نبی کے بعد خلفاء دوسری قدرت کے مظہر ہوتے ہیں میرے جانے کے بعد دوسری قدرت آئے گی اور خلفاء پیدا ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا . . . . .

. . . . . میں خدا کی ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے . . . . چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق

آبادیوں میں۔ جن کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔" (الوصیت)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے بعد کسی انجمن کو نہیں بلکہ خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دیا ہے اور اسی کو دائمی بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت یعنی خلافت کا مظہر ہوں گے لہٰذا ضروری تھا کہ اس کے مطابق دوسرے خلیفہ کے بعد تیسرا خلیفہ بھی ہو اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں۔ علیٰ ہذا القیاس تا ان نا تمام مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش جاری رہے جن کے لئے آپ کے ذریعہ سے تخم ریزی کی گئی تھی۔ پس اس بشارت میں دوسرے خلیفہ کے بعد بھی خلیفہ آنے کی خبر اور بشارت دی گئی ہے۔

جس طرح بعض لوگوں نے یہ کہا تھا کہ مصلح موعود کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی مگر وہ پیدا ہو کر فوت ہو گیا۔ اسی طرح لوگوں نے یہ اعتراض بھی کیا کہ اپنے ایک پوتے کی پیدائش کی خبر دی تھی۔ وہ بھی پیدا ہو کر فوت ہو گیا مگر جس طرح خدا نے بشیر اول کی وفات کے بعد بشیر ثانی پیدا کر دیا۔ اسی طرح آپ کے پوتے نصیر احمد کی بجائے خدا تعالیٰ نے ناصر احمد پیدا کر دیا۔ اور اس طرح اپنے اس وعدہ کو پورا کر دیا۔ جیسا کہ فرمایا تھا کہ

"میں تیری نسل کو جڑ سے منقطع نہیں کروں گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا ہے وہ خدا سے کریم واپس دیگا"

سو خدا تعالیٰ نے [illegible] جو [illegible] پوتے کے متعلق بشارت [illegible] رکھی تھی اسے پورا کیا اور اب اسے خلیفۃ ثالث کے وجود میں ظاہر فرما دیا ہے۔

(۹) نویں بشارت وہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک خاص بیٹے کے بارہ میں ملی تھی اور وہ یہ کہ حضور نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی ایک خاص بیٹے کا وعدہ دیا ہے سو یہ بشارت بھی خدا تعالیٰ نے پوری کر دی اور ایک لڑکے کو خلیفہ ثالث بنا کر یہ بتا دیا کہ یہ بشارت خلیفہ سوم کے ساتھ تعلق رکھتی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہو گئی۔

(۷) ساتویں بشارت کئی بشارات کا مجموعہ ہے اور وہ وہ بشارتیں ہیں جو احباب جماعت کے کشوف و رویائے صالحہ کے ذریعہ سے کچھ تو آپ سن چکے ہیں اور کچھ آئندہ سنیں گے۔

درحقیقت یہ تمام بشارات قرآن کریم اور احادیث کی بشارات کی تفصیل و تشریح ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے یتزوج ویولد لہ کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ وہ شادی خاص شادی ہوگی۔ اور وہ اولاد خاص اولاد ہوگی جسے خدا تعالیٰ اسلام کی عمارت کے استحکام کے لئے کھڑا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی موجود الوقت اولاد کے لئے فرمایا:-

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

اگر حضرت اقدس کی شادی اولاد ہی اس حدیث کی مصداق ہے مگر اس میں سے ہونے والے خلفاء خاص طور پر اس کا مصداق ہیں۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کی خلافت کے متعلق فرمایا ہے کہ ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کہ خلافت پھر منہاج نبوت پر جاری ہوگی۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل او رجال من ابناء فارس عمومی رنگ میں تو یہ حدیث حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی اولاد کے ذریعہ سے پوری ہو چکی تھی۔ مگر مخصوص رنگ میں بھی اب مسیح موعودؑ اور مصلح موعود خلیفہ ثانی کے بیٹے خلیفہ ثالث کے شامل ہونے سے پوری ہو گئی ہے۔

بہرحال یہ جملہ بشارات در اصل قرآن کریم کی تشریح و تفسیر ہیں اصل بشارت تو وہی ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں ہے جسے میں نے شروع میں درج کیا ہے یعنی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کہ ایماندار صالح مومنوں سے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں ضرور بالضرور اسی طرح خلیفے بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا تھا۔ پس یہ آیت پہلو اصل ہے جس پر خلافت کا دار و مدار ہے یہ آیت خلافت کے لئے بطور بنیادی اصل کے ہے اور اس بارہ میں قطعی اور یقینی چیز ہے۔

قرآن کریم قیامت تک کے لئے ہے لہٰذا یہ اصل بھی ہمیشہ کے لئے قائم ہے اور جو بھی خلافت اب تک قائم ہوتی ہے یا آئندہ قائم ہوگی وہ اس آیت کے تحت آتی ہے اب خلافت ثالثہ بھی اسی کے تحت آتی ہے اور اس کی رو سے قائم ہوئی ہے۔

چونکہ خلافت کے متعلق بشارات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس لئے خلفاء کو کھڑا بھی وہی کرتا ہے گو بظاہر ان کا انتخاب انسانوں کی طرف سے ہوتا ہے مگر ان کا یہ انتخاب خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کیا جاتا ہے چونکہ خلفاء کا وجود اس کی منشاء کے عین مطابق اور ان کو وہی کھڑا کرتا ہے اور اب بھی اسی نے خلیفہ ثالث کو کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اس کی تائید و حمایت بھی ضرور آخر تک اس کے شامل رہے گی اس صورت میں اس کی کسی وقت معزولی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مبارک وجودوں سے جماعت کو زیادہ سے زیادہ مستفید فرمائے اور اسے پہلے سے بڑھ کر نمایاں ترقیات و برکات سے نوازتا چلا جائے۔ اور ان کو دنیا میں ہدایت روشنی اور روحانیت کے پھیلانے اور جماعت کے استحکام کا باعث بنائے۔ اور ہمیں ان کے ساتھ کامل طور پر وابستہ رکھے۔ اور ان برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار
محمد ابراہیم قادیانی
۱۱/۱۱/۶۵

اخبار و آراء

اخبار

خودکشی کا پروگرام ترک نہیں کیا
سنت فتح سنگھ کا بیان

امرتسر ۱۲ نومبر سنت فتح سنگھ نے بھوک ہڑتال کرنے اور آگ لگا کر خودکشی کا پروگرام کو بھر دہرایا ہے۔ اُنہوں نے کل ایک انٹرویو میں کہا ہے مجھے پنجابی صوبہ کے متعلق وزارتی بیانات میں بڑی مایوسی ہوئی ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ پنجابی صوبہ کی مخالفت مرکز کی انگیخت پر ہو رہی ہے۔ مجھے مرکز سے دیانتدارانہ ارادوں پر شبہ ہے میں تو یہ شبہ کرتا ہوں کہ پنجابی صوبہ کے مخالفوں کو خفیہ طور پر یہ یقین دلایا جا رہا ہے کہ بات چیت کو طول دینے کے بعد پنجابی صوبہ کا معاملہ ترک کر دیا جائے گا یہ سمجھ نہیں آتا کہ ذمہ دار دیہاتی پارٹی کے ڈسپلن کو نظر انداز کر کے پنجابی صوبہ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ (پرتاپ جالندھر ۱۴/۱۱/۶۵)

پنجابی صوبہ کا مسئلہ اور مرکزی حکومت

امرتسر ۱۴ نومبر (یو۔ این۔ آئی) مرکزی وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ نے گذشتہ شام یہاں پر ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت نے کہا کہ پنجابی صوبہ کے سوال پر کھلے دماغ کے ساتھ غور کیا جائیگا اس مسئلہ کا دہلی، یوپی یا راجستھان سے کوئی تعلق نہیں ہے اُنہوں نے سکھ ریاست کے تصور پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ حال ہی میں ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں نے ملک کے تحفظ کے لئے مل کر خون بہایا ہے جو شخص مذہب کے نام پر ریاست قائم کرنے کی بات کرتا ہے وہ خود کو دھوکہ دیتا ہے۔ اُنہوں نے کہا بھوک ہڑتالوں اور جزائی بھوک ہڑتالوں سے مسائل حل نہیں ہوتے پنجابی صوبہ کے سوال پر دو کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں ان کا جو بھی فیصلہ ہوگا اس کو منظور کیا جائے گا۔
(الجمعیۃ دہلی ۱۶/۱۱/۶۵)

آراء

روڈیشیا کی سیاست

روڈیشیا کی سفید حکومت نے آزادی کا یکطرفہ اعلان کر دیا ہے اور اس پر ساری دنیا میں ہلچل مچ گئی ہے وزیر اعظم برطانیہ نے وہاں جانا بھی بے نتیجہ رہا اب متحدہ اقوام ایسے یکطرفہ اعلان کی مذمت کر رہی ہے سارا افریقہ اس پر برافروختہ ہے۔ [illegible] کی اقتصادی ناکہ بندی کی تجویز بھی ہو رہی ہے متحدہ عرب جمہوریہ نے اس کے جہازوں پر نہر سویز کو بند کر دیا ہے۔ ہندوستان نے اسکے ساتھ سیاسی ناطہ بھی توڑ لیا۔ روڈیشیا کی اصل آبادی تیس لاکھ ہے جس پر دو لاکھ سفید فام باشندے حکومت کر رہے ہیں۔ حکومت مقامی آبادی کو کرنی چاہیئے تھی مگر گوری آبادی نے طاقت کے زور سے ساری دنیا کو برطرف کر کے تمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہمارا [illegible] کہ روڈیشیا میں نظام حکومت انہی کا گھریلو معاملہ ہے [illegible] ہو سکے گھریلو معاملہ میں مداخلت نہ کرنی چاہیئے۔ [illegible] الخ۔ ہمارا یہ خیال دنیا میں ایک زلزلہ خیال ہے کہ ہم واقعات کی ترتیب [illegible] آزادی نامنصفانہ روڈیشیا کا محض گھریلو [illegible] (الجمعیۃ دہلی ۱۶/۱۱/۶۵)

مختلف جماعتوں کی طرف سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر اظہارِ تعزیت اور

خلافتِ ثالثہ سے اظہارِ عقیدت و تجدیدِ بیعت کی قرار دادیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سے سب مقامات کے احمدیوں کو جو غیر معمولی صدمہ ہوا۔ اس پر مختلف مقامات پر غیر معمولی جلسے منعقد ہوئے اور قرار دادیں پاس ہوئیں۔ بوجہ عدم گنجائش ایسے جلسوں کی تفصیلی روئیداد شائع کرنے سے معذوری ہے البتہ اظہارِ تعزیت اور خلافت ثالثہ کے لئے تجدید بیعت کی قرار دادیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

ریزولیشن منجانب جماعت احمدیہ کلکتہ

ہم اراکین جماعت احمدیہ کلکتہ اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور آپ کو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت عطا فرمائے آمین۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند موعود خلیفہ مصلح موعود اور زندہ خدا کے ایک زندہ نشان تھے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے رویا کشوف اور الہامات کی کثرت سے مشرف فرمایا تھا۔ آپ کا باون سالہ عہدِ خلافت خدمت دین اور اشاعت اسلام کے زریں کارناموں سے معمور ہے آپ کے مبارک عہدِ خلافت جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن اکناف عالم میں قائم ہوئے اور اب بھی جاری و ساری ہیں۔ گو آپ ہم سے ہمیشہ کے لئے جسمانی طور پر جُدا ہو گئے ہیں۔ مگر آپ کے روحانی و دینی کارنامے زندہ جاوید ہیں۔ آپ کی وفات جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے ایک گہرا اور ناقابل برداشت صدمہ ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

”نیز ہم اراکین جماعت احمدیہ کلکتہ نئے منتخب خلیفہ حضرت امیر المومنین صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ برحق یقین کرتے ہوئے اُن سے صمیم قلب سے اظہار عقیدت کرتے اور تجدید بیعت کرتے ہیں۔ اور یہ اقرار صالح کرتے ہیں کہ ہم ہر رنگ میں آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دُعا گو ہیں کہ وہ ہمارے موجودہ امام کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کے مقاصد عالیہ اور مساعی جمیلہ میں برکت و کامیابی عطا فرمائے۔ اور ہم آپ کی سچی اطاعت و فرمانبرداری اور عہدِ بیعت کو کما حقہ نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار

محمد حسین امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

قرار داد تعزیت و تجدید بیعت

منجانب جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی وفات حسرت آیات پر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کا یہ غیر معمولی اجلاس بے انتہاء رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو موعود خلیفہ اور مصلح موعود کے مقام پر فائز تھے۔ ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنی ساری زندگی استحکام اور ترقی سلسلہ کے لئے قربان فرما دی اور آپ نے اپنے دورِ خلافت میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ رہتی دُنیا تک خوش کن و طول ہیں اور وہ الفاظ نہیں مل رہے جن سے ہم اپنے دلی جذبات اور احساسات کا اظہار کر سکیں۔ ہم جمیع افراد اللہ تعالےٰ کے حضور بدست دعا ہیں کہ وہ حضور کو اعلیٰ علیین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب خاص عطا فرمائے اور ہمیں اس شدید اور جانکاہ صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم جمیع افراد جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جمیع افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے آمین۔

نیز ہم جمیع افراد جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلیفہ ثالث منتخب ہونے پر دلی اطمینان و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ ہم پوری طرح خلافت ثالثہ سے وابستہ رہیں گے اور حضور کے ہر حکم کی دل و جان سے تعمیل کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں اس قرار داد پر قائم رہنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ نیز اس کے لئے ہماری تائید و نصرت فرمائے آمین یا رب العالمین۔

ہم ہیں افراد جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد۔

(بذریعہ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد)

قرار داد منجانب جماعت احمدیہ بنگلور

ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ بنگلور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ناگہانی سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں خدا تعالےٰ حضور رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں بلند و بالا مقام عطا فرمائے اور جس مقصد عظیم کی تکمیل میں حضور نے اپنی زندگی صرف فرمائی اس کو محض اپنے فضل سے خلافت ثالثہ کے دور میں پورا فرمائے۔ آمین

ہم سب اس رنج و غم میں تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ شریک ہیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو صبر کی توفیق بخشے۔ خصوصاً حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد سلمہ اللہ جنہیں بعض وجوہ کی بناء پر اپنے والد بزرگوار کے آخری دیدار سے محروم رہنا پڑا ہے ہم سب سچے دل سے اپنے آپ کو خلافت ثالثہ سے وابستہ کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اور بیعت کے ذریعہ اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ سے وابستہ کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو سلسلہ حقہ کی صحیح قیادت کی سعادت اور تائید و نصرت فرمائے۔ اور آپ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو اکناف عالم میں غلبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

پی محمد عبد الرحیم صدر جماعت احمدیہ بنگلور

قرار داد منجانب لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ قادیان اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال پر نہایت رنج و الم کا اظہار کرتی ہے اور آپ کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے جملہ افراد سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے آپ کا وجود کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا آپ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد اور مصلح موعود تھے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ظل الموعود کی پیشگوئیوں کے بھی مصداق تھے آپ کا وجود ہمارے درمیان خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان تھا۔ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء سے ۷ نومبر ۱۹۶۵ء تک پورے باون سال کا دورِ خلافت جماعت احمدیہ اور اسلام کیلئے ایک ایسا اہم باب ثابت رہے گا کہ تاریخ اسلام مکمل ہو ہی نہیں سکتی جب تک مصلح موعودؓ کے دور کو نہ لکھا جائے۔ آپؓ علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھے آپ اسیروں کے رستگار تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپؓ نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ اور دنیا کے ہر گوشے میں تبلیغی مراکز کا قیام اور قرآن مجید کے سیر غیر ملکی زبانوں میں تراجم آپ کے عظیم الشان کارنامے ہیں تعلیمی تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے آپؓ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد کو مضبوط اور استوار کیا اور یہ آپ ہی کا احسان ہے کہ عورتوں میں تنظیم پیدا کرنے اور ان کی تربیت احسن رنگ میں کرنے کیلئے جہاں آپؓ نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں مقرر فرمائیں وہاں ہمارے لئے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کا قیام فرمایا تاکہ مستورات جماعت احمدیہ اور ان کی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت ہو سکے اور طبقہ نسواں بھی اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں برابر کا حصہ لے سکے۔

سو آج ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا یہ جلسہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ہمارے پیارے آقا المصلح الموعود کو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور آپؓ کی روح پر اپنی دائمی برکات نازل کرتا رہے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرما کر آپؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کی بھی شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنے وعدوں کے مطابق قدرت ثانیہ کی برکات ہم پر جاری رکھی ہیں اور ہمارے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ منتخب فرمایا ہم آپ کی خلافت کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں اور یہ عہد کرتی ہیں کہ اپنی اولادوں میں بھی خلافت سے وابستگی کی تعلیم کو پوری طرح راسخ کریں گی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خلافتِ ثالثہ کے اس دور کو بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے ایک اہم دور بنائے۔ آمین - صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان۔

قادیان میں ایک اہم تاریخی جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کے کام کو زیادہ منظم بنانے کے لئے اس کے مختلف شعبے قائم کئے۔ جماعت میں باقاعدہ مبلغ مقرر فرمائے۔ سلسلہ کے ہونے والے مبلغین کی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کو ایک مثالی دینی درسگاہ بنایا۔ تعلیم الاسلام سکول کو کالج بنا دیا۔ سلسلہ کا مالی نظام درست فرمایا۔ بچوں نوجوان بوڑھوں اور مستورات کی تربیت کے لئے اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم فرمائی۔ مجلس شوریٰ۔ دار القضاء قائم فرمائی۔ اور تحریک جدید کے ذریعہ ایک ایسا نظام قائم فرمایا۔ جو نہ صرف سادہ زندگی وغیرہ کے لحاظ سے تربیتی پہلو ہی لئے ہوئے ہے بلکہ تبلیغی اور مالی پہلو پر بھی مشتمل ہے۔

اس کے بعد ٹیپ ریکارڈ مشین کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جلسہ سالانہ کی دو ٹیپ ریکارڈ تقاریر سنائی گئیں جس سے تمام سامعین پر رقت کا عالم طاری ہو گیا۔ بعد ازاں مکرم منشی محمد حسین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "نونہالانِ جماعت کے نام پیغام" کے عنوان سے سنائی۔

بعد مکرم جناب مولوی بشیر اللہ صاحب فاضل نے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذریعہ

یحی الدین ویقیم الشریعۃ

کا فریضہ کس طرح ادا ہوا

کے عنوان پر تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جنہوں نے خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کے عہدِ خلافت کو دیکھا۔ قادیان میں حضور کی گھنٹوں تقاریر کو سننے کا موقعہ ملا حضور کی صحبت سے مستفید ہوئے ان کے جذبات اور تقسیم ملک کے بعد کے پیدا ہونے والے نوجوانوں کے جذبات میں بہت فرق ہے۔ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں احمدیت کی تبلیغ خشکی اور دریاؤں کی فضاؤں میں پھیلتی ہوئی زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اپنی تقریر کے آخر میں مقرر نے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں افتراق و انشقاق سے بچا لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے کو خلافت ثالثہ پر متمکن فرمایا۔ اس کے بعد عزیزم شبیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کلام محمود سے نظم پڑھی اور پھر مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نے

خلافتِ ثالثہ اور اسکے متعلق الٰہی بشارات

کے موضوع پر آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ کسی نبی یا خلیفہ کے متعلق اس سے قبل بشارات کا ہونا ضروری نہیں جیسا کہ حضرت آدم کے متعلق ان سے قبل کوئی پیشگوئی موجود نہیں تھی۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کے متعلق بشارتیں تھیں۔ یہود نے باوجود بشارتوں کے حضرت مسیح علیہ السلام کی مخالفت کی۔ عیسائیوں نے بشارتوں کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ علماء نے بشارتوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید مخالفت کی۔ اسی طرح بشارتوں کے باوجود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مخالفت ہوئی۔ جس طرح یہ مخالفتیں ناکام ہوئیں اسی طرح خلافت ثالثہ کے مخالفوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اللہ تعالےٰ سلسلہ احمدیہ اور خلافتِ حقہ اسلامیہ کو مستحکم کرتا چلا جائے گا۔ خلافت ثالثہ سے متعلق الٰہی ارشادات کی تفصیل شروع کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف تریاق القلوب کے صفحہ ۴۶ پر تحریر فرمایا ہے کہ

"سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نسل میں متعدد وجود خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والے ہونگے۔

دوسری بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مظہر الحق والعلاء کے الہام کا تکرار ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ وجود اس کے مصداق ہوں گے

تیسری بشارت یہودیوں کی کتاب طالمود مصنفہ جوزف بار کلے کے باب پنجم ص ۳۷ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء کی ہے جہاں لکھا ہے کہ

"It is also Said That He (The Massiah) Shall die and His Kingdom descend to his Son and grand Son"

یعنی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیح فوت ہو گا اور اس کا بیٹا اور پوتا اس کی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔

چوتھی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "انا نبشرک بغلام نافلۃ لک" ہے کہ ہم ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہو گا دیکھو تذکرہ ص ۷۴۶۔ پانچویں بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر رسالہ الوصیت میں ان الفاظ میں آتی ہے کہ "میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔

چھٹے نمبر پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اپنے بیٹے کے متعلق پیشگوئی ہے۔ تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے بیان کیا کہ خلافتِ ثالثہ کے متعلق ساتویں بشارت وہ رؤیا اور کشوف ہیں جو مختلف احباب کو اس کے متعلق قبل از وقت ہوئے۔ جو ہر شخص کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔

اس کے بعد مکرم عبد الستار صاحب آف ماریشس نے اپنے مختصر سے انگریزی خطاب میں بیان کیا کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ علم کا سمندر تھے۔ حضور کی تصنیف دیباچہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو خدائی تائید کے بغیر نہیں لکھی جا سکتی تھی۔ آپ نے خلافت سے وابستہ رہنے اور خلافت کی کامل اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے اپنے خطاب کو ختم فرمایا۔

بعد ازاں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ کی مشیت اور سنت کے مطابق نبوت کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد الٰہی مصلحتوں کے ماتحت خلافت کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور اب بھی جب اس کی مشیت نے اپنے پیارے بندے کو بلا لیا تو خلافتِ ثانیہ کے بعد خلافتِ ثالثہ کا قیام فرمایا تاکہ درد مند دلوں کو اطمینان اور سکون نصیب ہو۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بیان کیا کہ ہماری جماعت کا یہ راسخ عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا ہی مقرر کرتا ہے لہذا اسے معزول نہیں کیا جا سکتا جب وہ مناسب سمجھتا ہے تو پہلے خلیفہ کو اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اور اس کی جگہ دوسرا خلیفہ کھڑا کر دیتا ہے۔ اسی سنت کے مطابق خلافت ثالثہ کا قیام ہوا ہے۔ سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ جب کسی وجود پر خلافت کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے تو اسی وقت سے اس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا اندازِ فکر بدل دیا جاتا ہے۔ اسلئے ہر مومن کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے خلیفہ وقت کے اشاروں پر لبیک کہتے ہوئے اسے مکمل تعاون دے۔ آپ نے خلافت ثالثہ کے قیام کے موقعہ پر نئے خلیفہ کو

اے کہ آمدنت باعث آبادی ما

کے الفاظ میں خوش آمدید کہتے ہوئے مومنین کو خلافت کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری کا فریضہ بجا لانے کی تلقین فرمائی۔ اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضرت خلیفہ اوّل مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور خلافت اولیٰ کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور خلافت ثانیہ کے زمانہ میں حضرت ام المومنین حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی اطاعت اور کامل فرمانبرداری کی مثالیں تفصیل سے بیان کیں اور فرمایا کہ جو شخص خلافت سے سرتابی کرے گا جماعت سے کاٹا جائے گا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طویل بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ دور بظاہر نہایت تکلیف دہ تھا

"مگر اسکے ساتھ ہی موجب رحمت بھی تھا کہ اس زمانہ میں آئندہ کام کرنے والے مبلغین کو ٹریننگ مل گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ اب ان بزرگوں کی تعداد نہایت قلیل رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہؓ کی طرح قربانیاں کرنے اور اُن کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اسی ضمن میں آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر میں فرمایا کہ اسلام کی ترقی اور احمدیت کا غلبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں اور ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت گذرے۔ آمین ثم آمین۔

صدارتی تقریر

آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں پوری ہوئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یتزوج و یولد لہ جس میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضور کی اولاد آپ کی روحانی جانشین ہوگی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انا نبشرک بغلام نافلۃً لک میں ایک پوتے کی بشارت بھی موجود ہے جسے اب اللہ تعالیٰ نے خلیفہ ثالث مقرر فرمایا ہے۔ اسی ضمن میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ طالب علمی اور بعد کے چند ایمان افروز واقعات سنائے اور آخر میں خلافت کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین کرتے ہوئے اپنے خطاب کو ختم فرمایا۔

آخر میں اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب پونے دو بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

احمدی مستورات بھی بر عایت پردہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں اور تقاریر سے مستفید ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر

تعزیتی تاریں اور خلافتِ ثالثہ کی بیعت کی اطلاعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اندوہناک وفات پر اندرون ملک اور بیرونی ممالک سے جو تعزیتی تاریں قادیان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی دوسری قسط ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جن احباب اور جماعتوں نے اپنی تعزیتی تاروں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بیعت کی تجدید کا اقرار کیا ہے ان کے نام کے سامنے لفظ بیعت نوٹ کر دیا گیا ہے۔ تجدید بیعت کے متعلق باقیماندہ احباب اور جماعتیں بھی مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے ارشاد مطبوعہ اخبار بدر مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء کے مطابق ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی خدمت میں اطلاع اور فارم بیعت ارسال فرما دیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ قادیان بیعت
۲۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ "
۳۔ " سیٹھ محمد حسین صاحب " "
۴۔ " سید فور عالم صاحب " "
۵۔ " ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور "
۶۔ " مولانا محمد سلیم صاحب فاضل خاندان کلکتہ "
۷۔ " امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد "
۸۔ " امیر جماعت احمدیہ یادگیر "

نوٹ:۔ تعزیت سے متعلق مندرجہ بالا احباب اور جماعتوں کی طرف سے موصولہ تاروں کی رسید گی پہلے شائع ہو چکی ہے

۹۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفرپور (بہار) "
۱۰۔ " ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب
ایم۔بی۔بی۔ایس مظفرپور (بہار) "
۱۱۔ " مولوی عبدالحق صاحب فضل
مبلغ سلسلہ احمدیہ مظفرپور بہار "
۱۲۔ " صدر صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) "
۱۳۔ " حمید احمد صاحب سلیم معہ اہل و عیال کلکتہ "
۱۴۔ " محمد شفیق صاحب سہگل کلکتہ "
۱۵۔ " میاں محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ "
۱۶۔ " میاں محمد بشیر صاحب سہگل کلکتہ "
۱۷۔ " سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی "
۱۸۔ " صدر صاحب جماعت احمدیہ بنارس "
۱۹۔ " مولوی غلام مہدی ناصر
مبلغ موسیٰ بنی مائینز "
۲۰۔ " حنیف خاں صاحب کیرنگ (اڑیسہ) "
۲۱۔ " مولوی سید محمد موسیٰ صاحب
مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرنگ "
۲۲۔ " قریشی حبیب احمد صاحب شاہجہانپور "
۲۳۔ " خلیل احمد صاحب کیرنگ (اڑیسہ) "
۲۴۔ " اسرار محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹاوہ "
۲۵۔ " قریشی محمد صادق صاحب معہ اہل و عیال
شاہجہانپور "
۲۶۔ جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر) بذریعہ
صدر جماعت احمدیہ "
۲۷۔ جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) بذریعہ
صدر جماعت احمدیہ "
۲۸۔ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب کنڈ کیرالہ "
۲۹۔ " مولوی کمال الدین صاحب
معہ اہل و عیال مدراس "
۳۰۔ جماعت احمدیہ کوٹ پلہ (اڑیسہ) بیعت
۳۱۔ مکرم فیاض الدین صاحب کیرنگ (اڑیسہ) "
۳۲۔ جماعت احمدیہ لنگلر (اڑیسہ) "
۳۳۔ احباب جماعت احمدیہ موگرال بذریعہ
صدیق امیر علی صاحب "
۳۴۔ جماعت احمدیہ کنانور (کیرالہ)
بذریعہ این حامد صاحب کنانور "
۳۵۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرالہ) "
۳۶۔ مکرم مولوی بی عبداللہ صاحب
مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پینگاڈی "
۳۷۔ " سید غلام مصطفیٰ صاحب
معہ اہل و عیال مظفرپور (بہار) "
۳۸۔ جماعت احمدیہ بھوبنیشور بذریعہ
سید منظور احمد صاحب "
۳۹۔ جماعت احمدیہ کلکتہ بذریعہ
امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ "
۴۰۔ مکرم ایم کے یوسف حسین صاحب
منکور (کیرالہ) "
۴۱۔ جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر (انڈیمان)
بذریعہ نذیر احمد صاحب "
۴۲۔ مکرم فیروز الدین صاحب سکندر آباد "
۴۳۔ " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب " "
۴۴۔ " سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب " "
۴۵۔ " حافظ صالح محمد صاحب الہ دین " "
۴۶۔ " فاضل بھائی الہ دین صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ سکندر آباد "
۴۷۔ مکرم بشیر الدین صاحب یادگیر "
۴۸۔ " حکیم مختار احمد صاحب
دواخانہ مسیح الملک لکھنؤ "
۴۹۔ امیر جماعت احمدیہ منگھیر
احباب جماعت احمدیہ مظفرپور (بہار)
۵۰۔ مکرم عاشق حسین صاحب صدر جماعت
احمدیہ خانپور ملکی (بہار)
۵۱۔ " مجید عالم صاحب خانپور ملکی (بہار)
۵۲۔ " داؤد احمد صاحب حرفانی
دارنگل (آندھرا)
۵۳۔ جماعت احمدیہ کنی پورہ کشمیر
۵۴۔ مکرم اسمٰعیل خاں صاحب
حیدر آباد (آندھرا)
۵۵۔ " غلام رسول صاحب نائب امیر
جماعت احمدیہ سوپور (کشمیر)
۵۶۔ مکرم لعنت اللہ صاحب غوری
معہ خاندان یادگیر (میسور)
۵۷۔ امیر جماعت احمدیہ شورت (کشمیر)
۵۸۔ مکرم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل شولاپور (میسور)
۵۹۔ " مبارک احمد صاحب وکیل بیجاپور
۶۰۔ " صدیق امیر علی صاحب موگرال (کیرالہ)
۶۱۔ صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
۶۲۔ مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ
شادنگر (آندھرا)
۶۳۔ " محمد اسمٰعیل صاحب غوری حیدر آباد
۶۴۔ " محمد حسین صاحب نائب امیر
جماعت احمدیہ حیدر آباد
۶۵۔ " بابو تاج الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ
سرینگر (کشمیر)
۶۶۔ " شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر (کشمیر)
۶۷۔ " سید فضل احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
ڈمکا (بہار)
۶۸۔ " بی ایم عبدالرحیم صاحب امیر جماعت
احمدیہ بنگلور
۶۹۔ " سید منظور احمد صاحب بھوبنیشور (اڑیسہ)
۷۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ معہ خاندان محمد اسمٰعیل صاحب
وکیل (یادگیر)
۷۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد (آندھرا)
۷۲۔ مکرم بشیر الدین صاحب یادگیر
۷۳۔ " پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر
۷۴۔ " مولوی عبدالمطلب خاں صاحب مبلغ مرشد آباد
۷۵۔ " مبارک احمد صاحب موسیٰ بنی مائینز
۷۶۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر بیعت
۷۷۔ محترمہ نجمہ صاحبہ اہلیہ پروفیسر مبارک احمد سرینگر
۷۸۔ " امۃ الحکیم صاحبہ یادگیر
۷۹۔ مکرم محمود احمد صاحب "
۸۰۔ " محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی
۸۱۔ " قریشی محمد یونس صاحب صدر جماعت بریلی
۸۲۔ " محمد سلیمان صاحب امیر جماعت احمدیہ شیدپولہ
۸۳۔ صدر جماعت احمدیہ شوپیاں (کشمیر)
۸۴۔ صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ
۸۵۔ صدر جماعت احمدیہ ناسنور (کشمیر)
۸۶۔ مکرم خان بہادر عطاء الرحمٰن صاحب
۸۷۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ کانپور
۸۸۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ مونگھیر
۸۹۔ مکرم نور الدین صاحب لیڈر شیونا پور (آندھرا)

۹۰ - مکرم غلام رسول صاحب ... بانڈی پورہ
۹۱ - ... پرنس صاحب یادگیر
۹۲ - ... حبیب الرحمٰن صاحب ... کلکتہ ...
مغربی بنگال
... - مکرم ... صاحب سکندرآباد
... - مکرم ... العلیم صاحب مونگھیر (بہار)
... - مکرم یوسف حسین صاحب ابن ... حیدرآباد
۹۶ - صدر صاحب جماعت احمدیہ
کوڑیہ نقدیرہ (کیرالہ)
۹۷ - مکرم رحمان خان صاحب بھاگلپور
۹۸ - مکرم ابو غلام رسول صاحب نائب صدر ...
امیر سو پورہ (کشمیر)
۹۹ - مکرم اسمٰعیل خان صاحب پولیس سرکل انسپکٹر
حیدرآباد
۱۰۰ - مکرم ... سعید صاحب سونگھڑہ کانپور
۱۰۱ - محترمہ بیگم صاحبہ نواب عبد الرحمان صاحب
مالیر کوٹلہ
۱۰۲ - مکرم بشارت احمد صاحب بشیر
مبلغ سلسلہ احمدیہ فری ٹاؤن
۱۰۳ - مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب علیگڑھ
۱۰۴ - محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ... آباد
۱۰۵ - مکرم ولی محمد صاحب ڈار جماعت احمدیہ
سندر ... (کشمیر)
۱۰۶ - مجلس خدام الاحمدیہ ... (اڑیسہ)
۱۰۷ - مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت
احمدیہ یاڑی پورہ (کشمیر)
۱۰۸ - مکرم شیخ حمید صاحب صدر جماعت احمدیہ ...
۱۰۹ - مکرم محمد رفیق صاحب معہ اہلیہ نادرہ بیگم صاحبہ
مدراس
۱۱۰ - مکرم محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآباد
۱۱۱ - محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ ״
۱۱۲ - مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت
احمدیہ برہ پورہ
۱۱۳ - جماعت احمدیہ بیٹہ پورہ بھاگلپور
۱۱۴ - مکرم محمد فاروق صاحب معہ اہلیہ
محبوب بی صاحبہ شاہجہانپور
۱۱۵ - مکرم قریشی محمد عقیل صاحب شاہجہانپور
۱۱۶ - مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب
معہ خاندان شاہجہانپور
... - مکرم ... سنگھ صاحب ...
ننگل ڈاکخانہ ہوشیارپور
... - مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب ״
... - مکرم محمد رمضان صاحب ״
۱۲۰ - مکرم سید ... خان صاحب کیرنگ اڑیسہ
۱۲۱ - مکرم عبد الکریم صاحب سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ ... بنگلور
۱۲۲ - مکرم ڈپٹی محمد ایوب صاحب ...
۱۲۳ - مکرم حبیب اللہ صاحب ... (کشمیر)
۱۲۴ - ... [illegible]
۱۲۵ - محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ ... مکرم ...
۱۲۶ - مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب ...

... ۱۲۸ - مکرم ... صاحب جماعت احمدیہ کانپور - ۱۲۹ - جماعت احمدیہ ... ۱۳۰ - مکرم مولوی ... ۱۳۱ - مکرم ... [illegible]

یوم اقوامِ متحدہ اور ملکی دفاع کے موضوع پر

مظفر پور میں ایک جلسہ

مظفر پور ۲۴ اکتوبر - لائنز کلب کی طرف سے کلب ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب نتیشور پرشاد سنہا وائس چانسلر بہار یونیورسٹی بطور مہمانِ خصوصی مدعو تھے۔ مقررین میں جناب نتیشور پرشاد صاحب ایم ایل اے چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفر پور اور نیپالی مشنری اور ایک غیر احمدی مسلمان دوست اور خاکسار کا نام تھا۔

مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مظفر پور بھی لائنز کلب کے ممبر اور صدر ہیں۔ لائنز کلب مظفر پور نے محترم ڈاکٹر صاحب کی زیر قیادت موجودہ حالات کے پیش نظر ملکی دفاع کو مضبوط بنانے اور حکومتِ وقت سے تعاون کا ایک اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ کلب کے ممبران نے اپنے اثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے گھر گھر جا کر ۱۰-۱۷ روپیہ نقد اور ۵۰۰/۱۰ روپے کا سامان جمع کیا اور اس کے علاوہ ممبران نے ذاتی طور پر ۱۱/۱۱ روپے جمع کئے۔ اور یہ سب سامان جو دفاع کی مختلف مدات میں دیا گیا تھا اسی جلسہ کے اختتام پر محترم مہمان خصوصی کے سپرد کر دیا گیا۔

بعد نماز مغرب محترم ڈاکٹر صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ موجودہ دنیا سائنس کی بے پناہ ترقی کی وجہ سے بالکل ایک نئی دنیا ہے جس میں ہم بود و باش رکھتے ہیں۔ یہ سطحِ زمین پر دوڑتی ہوئی ریلیں اور بسیں، اور یہ ہواؤں کی لہروں پر رقص کرتی ہوئی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی آوازیں اور تصویریں۔ اور یہ بجلی کے چمکتے ہوئے قمقمے اور ڈے لائٹ، اور یہ فضاؤں میں اڑتے ہوئے ہوائی جہاز اور یہ سطحِ سمندر پر تیرنے والے بڑے بڑے جنگی بیڑے اور دخانی جہاز اور یہ عقلوں کو تیز اور روشن کرنے والی بے حساب و شمار کتابیں جن کی نشر و اشاعت چھاپہ خانوں کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ اور یہ معدنیات کے خزانے جسے دورِ حاضر میں زمین اگل رہی ہے۔ اور یہ قیامت خیز ہلاکت آفریں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ان سب چیزوں نے زمین کی پاتال سے آسمان کی بلندیوں تک، مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک اور خشکی سے تری تک ہماری دنیا کو بالکل بدل کر رکھ دیا ہے۔ اور ان چیزوں نے جہاں ایک طرف بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا ہے۔ لیکن دلوں میں ایک دوسرے سے خوف و ہراس پیدا کر کے دور بھی کر دیا ہے۔ اور اس مادی سائنس نے جہاں ہمیں بہت کچھ دیا ہے وہاں ہلاکت کے بھی بہت قریب پہنچا دیا ہے۔ اور تھوڑی سی غفلت سے ہماری یہ جگمگاتی دنیا جہنم کا ایندھن بن سکتی ہے۔ پس ایسے حالات میں اقوام متحدہ ایسی مرکزی انجمن کی ضرورت و اہمیت ظاہر و باہر ہے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اقوام متحدہ نے اپنی تاریخ میں متعدد مرتبہ بنی نوع انسان کو خطرناک جنگ کے منہ سے بچا لیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابھی تک اقوام متحدہ نے اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کیا اور بہت سی خامیاں اس میں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود اس کے عظیم الشان فوائد اور اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جوں جوں دنیا اپنی ترقی میں آگے بڑھتی جا رہی ہے ایک فعال مرکزی انجمن کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں ایک فعال مرکزی انجمن کی طرف ان الفاظ میں راہنمائی ملتی ہے۔ فرماتا ہے:۔

ان طائفتان من المؤمنین
اقتتلوا فاصلحوا بینھما
فان بغت احدٰھما علی
الاخریٰ فقاتلوا التی
تبغی حتّٰی تفیٓء الی امر اللّٰہ
فان فاءت فاصلحوا بینھما
بالعدل واقسطوا (الحجرات ع۱)

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ دو قومیں آپس میں جنگ کرنے لگیں تو باقی اقوام کا یہ فرض ہے کہ ان میں صلح کرا دیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں یہ کام ایک مستقل ادارہ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر صلح کرانے کے بعد بھی ایک قوم دوسری پر حملہ کر دے تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں۔ اس میں اصولی طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے پاس ایسی زبردست طاقت کا ہونا نہایت ضروری ہے جس سے وہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے میں مدد دے سکے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر حملہ آور پھر صلح کی طرف لوٹ آئے تو اقوام متحدہ ان کے درمیان صلح کرا دے۔ صلح میں اس بات کو ملحوظ رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے کہ یہ تبدیل اور انصاف کے مطابق ہونا چاہیئے ... کی ... دوستی یا دشمنی کی وجہ سے یا اپنے مفاد کی وجہ سے نہیں ہونا چاہیئے قرآن کریم کی اس تشریح سے ظاہر ہے کہ ابھی اقوام متحدہ اس پیمانے پر پوری نہیں اتر سکی جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دورِ حاضرہ میں مادی سائنس کی طرف بنی نوع انسان کی توجہ زیادہ ہے جس کی وجہ سے مادی وسائل ہمیں بہت کچھ مل گئے ہیں لیکن اس کے مقابل پر روحانی ریسرچ کی طرف توجہ بہت ہی کم اور سطحی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ہمیں مادی سائنس نے بہت کچھ دیا ہے۔ وہاں روحانی انتشار سے بنی نوع انسان میں بڑی ابتری پیدا ہو گئی ہے۔ اور انسان سے انسانیت چھن رہی ہے۔ پس جب بنی نوع انسان مادی ریسرچ کے ساتھ ساتھ روحانی ریسرچ بھی اسی انہماک سے کرنے لگ جائیگا تو انسان میں انسانیت آئیگی اور جس طرح مادی ریسرچ نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے اسی طرح روحانی ریسرچ بھی ہمیں بہت کچھ دیگی بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ جس طرح انسان روح کے بغیر ایک مردہ لاش ہوتا ہے اسی طرح روحانی سائنس کے بغیر مادی سائنس کی برکتیں ایک مردہ لاش ہے جو گل سڑ رہی ہے۔

روحانی سائنس ایک الگ سائنس ہے جو ہمیں حضرت کرشن، حضرت عیسیٰ، حضرت بدھ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام نے دی۔ اس پر صحیح لائنوں پر چل کر ریسرچ اور تحقیق کی ضرورت ہے ہر زمانہ میں اس روحانی سائنس کے نظارے آتے رہتے ہیں۔ جب روحانی سائنس کی طرف پوری توجہ ہو جائیگی تو ہمارے گھروں سے لیکر ہماری پارلیامنٹ تک اور پارلیامنٹ سے اقوام متحدہ تک سچائی، امانت، دیانت، ہمدردی، عدل و انصاف غالب آ جائے گا۔ اور دنیا میں امن، شانتی اور انسانیت قائم ہو جائے گی۔ اس ضمن میں بعض سنسکرت اشلوک بھی پیش کئے گئے۔

ملکی دفاع کے متعلق بھی قرآن کریم کی آیت اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پیش کر کے خاکسار نے بتایا کہ اسلامی تعلیم میں حکومتِ وقت کی اطاعت کو مذہبی فریضہ قرار دیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس چیز کا اخلاقی انسان سے گہرا تعلق ہے ایک انسان جس تنظیم اور ملک میں عزت کے ساتھ زندگی گزارتا ہے کھاتا پیتا اور پہنتا ہے اور اپنے مذہبی فرائض بجا لاتا ہے۔ جب اس حکومت اور ملک پر مصیبت آئے تو اس کا اخلاقی فرض بھی ہے کہ وہ اس اپنی حکومت ملک کی حفاظت ... اپنی قربانیاں پیش کرے حب الوطنی کا ... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ...

۔۔۔ فرمایا ... حب الوطن من الایمان ... بزرگان سلسلہ و احباب سے ... درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ... کے نتائج ظاہر فرمائے ... اور ... تقریر کو پسند کیا گیا۔ ایک غیر مسلم معزز دوست ... ہیں ... بھی ... پسند کرتے ہوئے ... اسی طرح بعض ... غیر مسلم معززین نے بھی تقریر کی ... فرمایا۔ ... ذالک۔ خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر پور

تحریک جدید کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے

مخلصین جماعت جلد توجہ فرمائیں

پیشتر ازیں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کی اطلاع بذریعہ اخبار بدر و سائیکلو سٹائل تحریک احباب جماعت تک پہنچائی جا چکی ہے اور اس تعلق میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغام میں جملہ مخلصین جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تاکید فرما چکے ہیں۔

دفتر ہذا کی طرف سے تمام جماعتوں کو نئے سال کے لئے وعدوں کے فارم بھجوا تے ہوئے جلد از جلد وعدہ جات کی اطلاع بھجوانے کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے۔

حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید کے اس مالی جہاد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے اپنے سالہا سال کے متعدد ارشادات میں تاکید فرماتے رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت تحریک جدید کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام کے عظیم الشان نتائج کے پیش نظر اس میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں تا اسلام کے روحانی غلبہ کا دن قریب سے قریب تر لایا جا سکے۔

تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت کے متعلق حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ میں یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں، اخباروں میں اعلان ہو رہے ہوں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں ۔۔۔ تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے اور تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا آپ کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے اور ایسے افراد میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔"

پھر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری بیبیاں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی۔ اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے مال میں برکت دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا۔ جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کئے دو ہفتے ہو چکے ہیں مگر اب تک وعدوں اور وصولی کی رفتار بہت سست ہے اور متعدد جماعتوں کی طرف گذشتہ مالی سال کے ابھی تک حال قابل وصول ہیں لہذا حضرت المصلح الموعود و خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ۲

چندہ جلسہ سالانہ

(جلسہ سے قبل اس کی سو فیصدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فی صدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی از بس ضروری ہے تا کہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعہائے احمدیہ ہندوستان نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تمام عہدے داران مال کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بقیہ چند روز کے اندر اندر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی ہو جائے۔ اور ہر جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جس کے ذمہ یہ چندہ بقایا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو جلد از جلد اس چندہ کی سو فی صدی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ولادت | چوہدری منور علی خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ ۱۱ ۶۵ بروز سنیچر دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

حکیم بدر الدین عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

۴- اپنے بقایا کی جلد ادائیگی اور آئندہ کیلئے پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی طرف فوری توجہ فرما دیں اور جملہ جماعتیں کوشش کریں کہ اپنے وعدے اور ادائیگی کی اطلاع جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خبریں

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ آج وزیر دفاع شری چوہان نے سکم سرحد پر ڈونگچوئی لا کے درہ میں بھارت کی ۱۴۰۰۰ فٹ بلند اتی چوکیوں پر چینی فوجوں کی ۱۳ نومبر کی فائرنگ کی تفصیل بتاتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارت کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ وہ چین اور پاکستان کے مشترکہ حملہ کے مقابلہ کے لئے تیار رہے۔ گو یہ کہنا مشکل ہو گا کہ یہ دونوں ملک آئندہ کیا چال چلیں گے۔ آپ نے کہا کہ سکم سرحد پر بھارت کی سٹاندا اتی چوکیاں سرحد کے عین ساتھ تک واقع ہیں۔ اور چین کے حملہ کی صورت میں پوری جمعیت سے مقابلہ کیا جائے گا۔ متعدد ممبروں نے مانگ کی کہ وہ آئندہ جب بھی چینی فوجیں بھارتی چوکیوں یا بھارتی علاقہ پر بلا وجہ فائرنگ شروع کریں اور بھارتی علاقہ میں گھس آئیں تو بھارتی فوج کو اُن کی فائرنگ کے جواب میں جوابی فائرنگ میں محدود نہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ ان کا تعاقب تبتی علاقہ کے اندر تک جا کر کیا جانا چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ آج لوک سبھا میں شریمتی اندرا گاندھی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بھارت سرکار پاکستانی حملہ پر مبنی پوری لمبائی کی فلم تیار کرے گی۔ اس وقت تک اس بارے میں پانچ فلمیں تیار ہو چکی ہیں۔ چھ تیار ہو رہی ہیں۔ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر لوہیا نے پوچھا کہ کیا اس فلم میں یہ امر واقعہ بھی منظر عام پر لایا جا سکے گا کہ ۷ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک بھارتی فوجیں لاہور کے قریب مغلپورہ تک جا پہنچی تھیں۔ اور اُنہوں نے لاہور ریڈیو سٹیشن تباہ کر دیا تھا لیکن جب وہ لاہور میں داخل ہونے کو تھیں تو فیصلہ بدل دیا گیا کیونکہ بھارت کو لاہور کے بیس لاکھ لوگوں کو خوراک مہیا کرنے کی ذمہ داری اٹھانی پڑتی تھی۔

راولپنڈی ۱۵ نومبر۔ پاکستان کے صدر ایوب نے آج پاکستان اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے بھارت پر فوجی طاقت بڑھانے کا الزام لگایا اور کہا کہ آئندہ پاکستان فوجی امداد کے لئے کسی ایک ملک پر انحصار نہ رکھے گا۔ کیونکہ اس سے حالیہ جنگ میں ہمیں نقصان پہنچا ہے۔ اور ہم دوبارہ یہ غلطی نہیں کر سکتے۔

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری چوہان نے متعدد سوالات کے جواب میں بتایا کہ پاکستان کے ساتھ حالیہ جنگ میں بھارت کے ۳۵ جہاز اور ۱۰۸ ٹینک تباہ ہوئے ۴۸ ٹینکوں کو شدید نقصان پہنچا لیکن وہ قابل مرمت ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے آج لوک سبھا میں پیش کی گئی ممبروں کی یہ تجویز منظور نہ کی کہ پیکنگ میں بھارتی ناظم الامور سے کہہ دیا جائے کہ وہ چینی سرکار کی کسی تقریب میں شامل نہ ہو۔ شری شاستری نے کہا کہ پیکنگ میں بھارتی نمائندے کو چینی سرکار کی تقاریب میں شمولیت سے روکنا غلط ہو گا۔

لدھیانہ ۱۵ نومبر۔ مہا پنجاب فرنٹ کے ایک وفد نے ڈاکٹر کالی چرن شرما پریذیڈنٹ و شری اندر جیت سود سابق سیکرٹری فرنٹ کی رہنمائی میں گذشتہ رات مقامی کینال ریسٹ ہاؤس میں مرکزی وزیر داخلہ شری گلزاری لال نندہ سے ملاقات کی اور انہیں اس امر کی یاد دہانی کرائی کہ ۱۹۵۶ء میں سورگیہ پردھان منتری شری جواہر لال نہرو اور سورگیہ ہوم منسٹر پنڈت گووند بلبھ پنت نے فرنٹ کے لیڈروں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ دس سالوں کے بعد ہماچل پردیش کو پنجاب میں ملا دیا جائے گا۔ اور مہا پنجاب کی تشکیل کی جائے گی۔

موگہ ۱۵ نومبر۔ مرکزی ہوم منسٹر شری گلزاری لال نندہ نے آج یہاں کہا کہ پنجاب کے سرحدی علاقوں میں دفاعی تیاریوں کی شدت کو برقرار رکھنے کی خاص ضرورت ہے۔ تقریباً ۲۰ ہزار کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ جنگ میں ہماری کامیابی کی بڑی وجہ ملک کا اندرونی اتحاد ہے شری نندہ نے کہا کہ پاکستان نے جو رویہ اپنا رکھا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھر شرارت کرے گا۔

کراچی ۱۵ نومبر۔ چین اور پاکستان کے گہرے گٹھ جوڑ کا ایک ثبوت اس بات سے ملا ہے کہ چین نے مغربی پاکستان میں کھانڈ، سیمنٹ، کم دباؤ والے بائلر اور ریلوے کا سامان تیار کرنے والے کارخانے قائم کرنے میں امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک باقاعدہ معاہدہ پر دستخط کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ پردھان منتری شری شاستری نے کہا ہے کہ ملک کو ایک مشکل صورتِ حالات کا سامنا ہے اور ہمیں اس مرحلہ پر ایک اچھی مثال قائم کرنی ہو گی شری شاستری کل پنڈت نہرو کی سالگرہ پر منعقدہ کانگریس پارلیمنٹری میٹنگ میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ سورگیہ شری نہرو نے ہمارے سامنے جو آدرش پیش کئے تھے۔ ہمیں اُن پر کاربند رہنے کے عزم کو آج پھر دہرانا چاہیئے اگر ملک کو آگے بڑھنا ہے تو ہر آدمی کو یہ دیکھنا ہو گا کہ آیا وہ شری نہرو کے بتائے ہوئے راستہ پر چل رہا ہے یا نہیں۔ آؤ آج ہم پھر حلف لیں کہ ہم جرأت اور پختہ عزم کے ساتھ ایک نئے بھارت اور پنڈت نہرو کے سپنوں کیلئے ایک نئی سماجی عالمی نظام کی تعمیر کیلئے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں گے۔

ڈیفنس فنڈ و دیگر خدمات

قبل ازیں جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ سرکلر لیٹر و اخبار بدر اطلاع بھجوائی جا چکی ہے کہ موجودہ غیر معمولی ہنگامی حالات میں احباب جماعت انفرادی اور جماعتی طور پر دیش کی حفاظت اور کامیابی کے لئے مقامی حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور چندہ ڈیفنس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جبکہ احمدی نوجوان فوج۔ پولیس اور نیشنل گارڈز میں بھرتی ہو کر دیش کی خدمت کریں اور انہوں ان خدمات کے متعلق نظارت ہذا میں بھی اطلاع بھجوائیں۔ چند ایک جماعتوں کی طرف سے ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ باقیماندہ جماعتوں کے عہدیداران و احباب سے درخواست ہے کہ وہ دیش کی حفاظت وغیرہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات سے جلد از جلد نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ اگرچہ چندہ ڈیفنس فنڈ مقامی حکام کی خدمت میں پیش کرنا ضروری ہے لیکن مجموعی طور پر ساری جماعت کی نمائندگی اور اہمیت کے پیش نظر چندہ ڈیفنس فنڈ کا ایک حصہ مرکز میں مکرم محاسب صاحب قادیان کے نام بھجوانا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ مرکز کی طرف سے بھی مرکزی حیثیت سے رقم پیش کی جائے۔ جو مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کے مقصد کو پورا کرنے میں مفید ثابت ہو گی۔ مکرر عرض ہے کہ اپنی خدمات سے نظارت ہذا کو بھی جلد مطلع فرماویں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ قادیان)